دستور

جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان



شعبہ نشر واشاعت

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

دستور

جمعیّۃ علماءِ اسلام پاکستان

شعبہ نشر واشاعت

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

ضابطہ

نام کتاب : دستور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

سالِ اشاعت : جون ۲۰۱۵ء

طابع وناشر : محمد ریاض درانی

سابق مرکزی سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

ابتدائیہ

جمعیۃ علماء اسلام کا قیام جن مقاصد کے حصول کے لیے عمل میں لایا گیا وہ اتنے کامل اور مکمل ہیں کہ ان میں کسی دور میں بھی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی، البتہ بعض انتظامی امور میں نئے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے بعض ترامیم کی ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے۔ خصوصاً مفکر اسلام حضرت مفتی محمودؒ کی رحلت کے بعد حالات تیزی سے تغیر پذیر ہوئے۔ ان احوال کی وجہ سے وقتاً فوقتاً ترامیم کا یہ سلسلہ ضروری سمجھا گیا۔

۸ نومبر ۱۹۸۲ء حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی صدارت میں ہونے والے مجلس عمومی کے اجلاس میں ترامیم منظور کی گئیں۔

۹/۱۰/۱۱ نومبر ۱۹۹۲ء کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالا گیٹ لاہور میں ہونے والے مجلس عمومی کے اجلاس میں دستوری ترامیم کی ضرورت محسوس کی گئی، البتہ دستور میں ترامیم و اضافے کا کام مرکزی شوریٰ کے سپرد کر دیا گیا۔

۲۲/۲۳ مارچ ۱۹۹۴ء کو حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کی صدارت میں مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں مولانا فضل الرحمن مدظلہ کی تجویز پر حضرت مولانا محمد عبداللہ مدظلہ مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کی صدارت میں ایک دستوری کمیٹی تشکیل دی گئی۔

یہ ترامیم ۲۳/۲۴ اپریل ۱۹۹۴ء کو جامعہ مدنیہ لاہور میں قائم مقام امیر مولانا محمد اجمل خانؒ کی صدارت میں ہونے والے شوریٰ کے اجلاس میں منظور کی گئیں۔

۲۵/۲۶ مئی ۱۹۹۷ء کو ڈیرہ اسماعیل خان میں مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں دستور کا از سر نو جائزہ لینے کے لیے مرکزی ناظم عمومی مولانا عبدالغفور حیدری کی سربراہی

میں ایک سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی نے محنت شاقہ کے بعد یکم تا ۴ نومبر ۱۹۹۷ء کو جامعہ مطلع العلوم کوئٹہ میں ہونے والے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں ان ترامیم کی منظوری دی۔

۹/۱۰/۱۱ جون ۲۰۰۱ء کو جامعہ شاہ ولی اللہ قلات میں ہونے والے مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں دستوری ترامیم کا از سر نو جائزہ لیا گیا اور شوریٰ میں مسلسل ۲ دن دستور کی ایک ایک شق پر تفصیلی بحث و تمحیص کے بعد ترامیم کی منظوری دی گئی۔

۱۲/۱۳ جون ۲۰۰۱ء کو قلات بلوچستان میں ہونے والے مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں شوریٰ کی منظور کردہ ان ترامیم کو توثیق کے لیے پیش کیا گیا۔ معمولی ترامیم کے بعد دستور کو آخری شکل دی گئی۔ تاہم بعد کے پیش آمدہ حالات حالات کے پیش نظر دستور میں چند ترامیم کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ۲۲/۲۳/۲۴ مئی ۲۰۰۴ء کو نتھیا گلی ضلع ایبٹ آباد میں مرکزی مجلس شوریٰ اور چاروں صوبائی عاملہ جات کے مشترکہ اجلاس میں مرکزی ناظم عمومی مولانا عبدالغفور حیدری کی سربراہی میں چاروں صوبائی نظمائے عمومی کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کا اجلاس ۲/اگست ۲۰۰۴ء کو اسلام آباد میں زیر صدارت مولانا عبدالغفور حیدری منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مفتی عبدالستار، مولانا گل نصیب خان، مولانا تاج محمد خان اور خواجہ محمد زاہد نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

کمیٹی نے چند دستوری ترامیم مرتب کیں۔ بعد میں ان تجاویز کو مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس ۲۰/۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء میں پیش کیا گیا۔ حتمی منظوری کے لیے ان ترامیم کو مجلس عمومی کے اجلاس منعقدہ ۱۰ فروری ۲۰۰۵ء میں پیش کیا گیا۔ معمولی ترامیم کے بعد دستور کو آخری شکل دی گئی۔

مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس جو ۲۳/۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۸/۱۹ اپریل ۲۰۰۹ء کو جامعہ مدنیہ لاہور میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب

مدظلہ‘ کی صدارت میں منعقد ہوا، میں ایک بار پھر دستور میں ترامیم کے حوالے سے فاضل اراکین نے زبانی اور تحریری آراء پیش فرمائیں۔طویل بحث کے بعد مرکزی مجلس عمومی نے دستور میں ترامیم کا اختیار مرکزی مجلس شوریٰ کو دے دیا۔ ۲ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۶ جولائی ۲۰۰۹ء کو اسلام آباد میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آٹھ رُکنی دستوری کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی کا اجلاس ۱۲ / ۱۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ بمطابق یکم اور ۲ نومبر ۲۰۰۹ء کو اسلام آباد میں مولانا عبدالغفور حیدری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں کمیٹی کے اراکین مرکزی ناظم ملک سکندر خان ایڈووکیٹ مرکزی ناظم اطلاعات مولانا محمد امجد خان مرکزی ناظم مالیات الحاج شمس الرحمن شمسی بلوچستان کے ناظم عمومی مولانا مفتی عبدالستار سندھ کے ناظم عمومی مولانا خالد محمود سومرو سرحد کے ناظم عمومی مولانا شجاع الملک پنجاب کے ناظم عمومی مولانا افتخار حقانی نے شرکت کی۔جبکہ خواجہ محمد زاہد صاحب نے خصوصی شرکت کی۔ملک بھر سے آنے والی قیمتی آراء کی روشنی میں ایک مسودہ مرتب کیا گیا جو مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس جو اسلام آباد میں ۱۴ / ۱۵ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ بمطابق ۳/ ۴ نومبر ۲۰۰۹ کو امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ‘ کی صدارت میں منعقد ہوا، میں پیش کیا گیا۔معمولی ترامیم کے بعد دستور کو آخری شکل دے دی گئی جو آپ حضرات کے سامنے ہے۔اللہ تعالیٰ اس اہم کام کے لیے سعی کرنے والے حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دستور کو جماعت کی ترقی کا باعث بنائے۔آمین

(مولانا) عبدالغفور حیدری

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

دستور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

دفعہ نمبر ۱:

(الف) اس جمعیۃ کا نام جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہوگا۔

اس کا مرکزی دفتر لاہور میں اور صوبائی دفاتر صوبوں کے صدر مقامات پر ہوں گے یا جہاں صوبائی مجالس عمومی طے کریں گی۔

(ب) اس جمعیۃ کا دائرہ عمل پورا پاکستان ہوگا۔

(ج) بلحاظ تبلیغ واتحاد امت مسلمہ بیرونِ پاکستان تک وسیع ہو سکے گا۔

دفعہ نمبر ۲:

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) علماء اسلام کی رہنمائی میں مسلمانوں کی منتشر قوتوں کو جمع کر کے اقامت دین اور اشاعت اسلام کے لیے منظم جدو جہد کرنا۔ نیز اسلام اور مرکز اسلام یعنی جزیرۃ العرب اور شعائر اسلام کی حفاظت کرنا۔

(۲) قرآن مجید واحادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی روشنی میں نظام حیات کے تمام شعبوں، سیاسی، مذہبی، اقتصادی، معاشی اور ملکی انتظامات میں مسلمانوں کی رہنمائی اور اس کے موافق عملی جدو جہد کرنا۔

(۳) پاکستان میں صحیح حکومت اسلامیہ برپا کرنا اور اسلامی عادلانہ نظام کے لیے

ایسی کوشش کرنا جس سے باشندگان پاکستان ایک طرف انسانیت کش سرمایہ داری اور دوسری طرف الحاد آفریں اشتراکیت کے مضر اثرات سے محفوظ رہ کر فطری معاشرتی نظام کی برکتوں سے مستفید ہوسکیں۔

(۴) مملکت پاکستان میں ایک ایسے جامع اور ہمہ گیر نظام تعلیم کی ترویج و ترقی کے لیے سعی کرنا جس سے مسلمانوں میں خشیت الٰہی، خوف آخرت، پابندی ارکان اسلام اور فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی انجام دہی کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

(۵) مسلمانانِ پاکستان کے دلوں میں جہاد فی سبیل اللہ، ملکی دفاع، استحکام اور سالمیت کے لیے جذبۂ ایثار وقربانی پیدا کرنا۔

(۶) مسلمانوں میں مقصد حیات کی وحدت فکر وعمل کی یگانگت اور اخوت اسلامیہ کو اس طرح ترقی دینا کہ ان سے صوبائی، علاقائی، لسانی اور نسلی تعصبات دور ہوں۔

(۷) مسلمانان عالم سے اقامت دین، اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلے میں مستحکم روابط کا قیام۔

(۸) تمام محکوم مسلم ممالک کی حریت واستقلال اور غیر مسلم ممالک کی مسلم اقلیتوں کی باعزت اسلامی زندگی کے لیے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(۹) مختلف اسلامی اداروں مثلاً مساجد، مدارس، کتب خانوں اور دار الیتامیٰ کی حفاظت، اصلاح اور ترقی کی کوشش کرنا۔

(۱۰) تحریر و تقریر اور دیگر آئینی ذرائع سے باطل فرقوں کی فتنہ انگیزی مخرب اخلاق اور مخالف اسلام کارروائیوں کی روک تھام کرنا۔

دفعہ نمبر ۳ شرائط رکنیت:

ہر بالغ مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ

(۱) وہ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو۔

(۲) پانچ سالہ مدت کے لیے بیس روپے فیس رکنیت ادا کرے۔

(۳) جماعتی نظم و نسق کی پابندی اور پروگرام کو کامیاب بنانے کا عہد کرے۔

(۴) فارم رکنیت پر کرے۔

(۵) وہ کسی دوسری سیاسی یا مذہبی جماعت کا رکن نہ ہو۔

دفعہ نمبر ۴: تشکیل

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی ایک مرکزی تنظیم ہوگی جس کے تحت تمام صوبائی جمعیتیں ہوں گی۔

(۲) صوبائی جمعیتوں کی تنظیم حسب ذیل صورت میں ہوگی۔

ابتدائی، تحصیل، ٹاؤن، ضلعی اور صوبائی

(الف) جمعیۃ کی ہر تنظیم کے لیے اسی سطح پر رضاکاروں کا ایک نظام انصار الاسلام کے نام سے ہوگا۔

(۳) مرکزی اور صوبائی جمعیتوں کے عہدیدار درج ذیل ہوں گے۔

امیر ۱

نائب امیر ۴

ناظم عمومی

ناظم

ناظم نشرواشاعت ۱

ناظم مالیات ۱

سالار ۱

ضلعی، تحصیل اور ابتدائی جمعیتوں کے لیے نائب امیر اور ناظم کا عہدہ ضروری نہیں ہوگا۔ بوقت ضرورت ضلعی جمعیۃ دو دو اور تحصیل اور حلقہ کی جمعیۃ ایک ایک رکھ سکتی ہے۔

(۴) ہر جمعیۃ کے لیے تین مجلسیں ہوں گی۔

(۱) مجلس عمومی (۲) مجلس شوریٰ (۳) مجلس عاملہ

(۵) وفاقی دارالحکومت کی جمعیۃ براہِ راست مرکزی جمعیۃ سے ماتحت ہوگی اور مرکزی مجلس عمومی میں اس کی نمائندگی ایک ہزار ابتدائی ارکان پر ایک رکن کے حساب سے ہوگی۔

دفعہ نمبر ۵: مجالس عمومی جمعیۃ علماء اسلام:

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا فارم رکنیت پر کرنے والے تمام ارکان، ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کے ارکان ہوں گے اور ہر ماتحت جمعیۃ سے بالائی جمعیۃ کے لیے نامزد نمائندوں پر مشتمل اس جمعیۃ کی مجلس عمومی ہوگی۔

(۲) ابتدائی جمعیۃ کے ہر تیس (۳۰) ارکان پر ایک رکن تحصیل کی جمعیۃ کے لیے، تحصیل کے ہر دو ارکان پر ایک رکن ضلعی جمعیۃ کے لیے، اور ضلع کے ہر دس ارکان پر ایک رکن صوبائی جمعیۃ کے لیے اور صوبائی جمعیۃ کے ہر پانچ ارکان پر ایک رکن مرکزی جمعیۃ کے لیے بطور رکن مجلس عمومی نامزد ہوگا۔

نوٹ: رکن سازی کی مدت ختم ہونے کے بعد رکن بننے والا کوئی شخص انتخاب میں

حصہ نہیں لے سکے گا۔

(۳) مقامی جمعیۃ کے عہدے اور ضلعی مجلس عمومی کی رکنیت کے لیے کم از کم دو سال سے ابتدائی رکن ہونا ضروری ہوگا۔ جس مقام پر ابتدائی جمعیۃ پہلی بار تشکیل ہوگی وہ اس شرط سے مستثنیٰ ہوگی۔ صوبائی اور مرکزی مجلس عمومی کی رکنیت کے لیے تین سال سے ابتدائی رکن ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ نمبر ۶: ناظم انتخابات:

(۱) مرکزی مجلس عاملہ کے انتخابات کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت پوری ہونے پر آئندہ ''پانچ سالہ'' مدت کے لیے ناظم انتخابات مرکزی مجلس عاملہ مقرر کرے گی۔

(۲) مرکزی ناظم انتخابات صوبوں کے لیے اور صوبائی ناظم انتخابات ضلعوں کے لیے ناظم انتخابات مقرر کریں گے۔

(۳) اُسی سطح کا ناظم جماعتی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکے گا۔ البتہ انتخابات کے بعد ہر سطح کے ناظم انتخابات کو اُس سطح کی مجلس عاملہ میں بمنشا دفعہ ۹ ذیلی دفعہ ۶ مناسب عہدے پر نامزد کیا جاسکتا ہے۔

(۴) ماتحت جمعیۃ کی مجلس عمومی سے بالائی مجلس عمومی کے لیے دستور کے مطابق ارکان کا چناؤ اسی سطح کے ناظم انتخاب کی ذمہ داری ہوگی۔ بوقت ضرورت اگر ناظم انتخاب کو ناموں کے چناؤ میں دقت درپیش ہو تو نومنتخب امیر اور ناظم عمومی سے مشورہ لے سکتا ہے۔

(۵) محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی میں رکن سازی ہوگی۔

(۶) جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ میں ابتدائی تحصیل اور ضلعی جبکہ رجب میں صوبائی اور شعبان میں مرکزی عہدیداروں کے انتخابات ہوں گے۔

(۷) امیر مرکزیہ حسب ضرورت اس شیڈول میں ایک سال تک توسیع کر سکتے ہیں۔

(۸) نظمائے انتخابات حسب ضرورت اپنے لیے معاونین مقرر کر سکتے ہیں۔

دفعہ نمبر ۷: انتخابات کے لیے ضروری قواعد:

(۱) تمام ابتدائی اور تحصیل کی جمعیتوں میں اراکین کی فہرست رجسٹر میں درج ہوگی اور ضلع میں بھی تمام ماتحت جمعیتوں اور ان کے اراکین کے نام کا رجسٹر ہوگا اور اس کی ایک نقل صوبے میں بھی بھیجنا ضروری ہوگا۔

(۲) فارم رکنیت کا ایک پرت، جس پر مختصراً اغراض ومقاصد درج ہوں گے، پر کر کے رکن کو دیا جائے گا- دوسرا پرت ضلعی اور صوبائی جمعیۃ کی وساطت سے مرکز کو بھیجا جائے گا- مرکزی دفتر میں پرت محفوظ رکھے جائیں گے۔

(۳) ہر سطح کی تنظیم کے لیے لازم ہوگا کہ وہ اپنے ارکان اور ماتحت جمعیتوں کے ارکان کا رجسٹر میں اندارج کرے- ارکان کی فہرست کی نقل بالائی جمعیۃ کو بھیجنا لازم ہوگا۔

(۴) ضلع اور صوبہ کی سطح پر انتخابات کے لیے انتخابات سے کم از کم پندرہ دن پہلے تاریخ کا تعین ضروری ہے- جس کی اطلاع بذریعہ خطوط کرنی ہوگی۔

(۵) امیر خواہ مرکزی ہو یا ماتحت اس کے انتخابات کے لیے درج ذیل اوصاف کو مد نظر رکھنا ضروری ہوگا۔

(الف) اپنے حلقہ میں ممتاز شخصیت کا مالک ہو' ملکی حالات سے واقف ہو۔

(ب) علمی، عملی اور اخلاقی اوصاف اور امانت' دیانت' ایثار اور استقامت کی وجہ سے اپنے فرائض باحسن وجوہ سرانجام دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(ج) نیز ارکان مجلس شوریٰ میں بھی اوصاف بالا کا اسی طرح لحاظ رکھا جائے گا کہ یہ ارکان ان اوصاف میں دوسرے رفقاء سے ممتاز ہوں۔

(۶) عہدیداروں، مجلس شوریٰ کے ارکان بلکہ عام ارکان کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں اور دیگر احکام شرعیہ کی بھی پابندی کرتے ہوں یا آئندہ کے لیے اس کا عہد کریں۔

(۷) رکن سازی اور انتخابی عمل کے دوران انتخابی امور کے بارے میں بالائی ناظم انتخابات کو شکایت کی جاسکے گی۔ جو شکایت موصول ہونے کے بعد پندرہ روز کے اندر فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا اور انتخابی عمل مکمل ہونے کے بعد کسی بھی سطح کے انتخاب کے خلاف بالائی جمعیۃ کے امیر کو پندرہ روز کے اندر اپیل کی جاسکے گی اور بالائی جمعیۃ کا امیر ایک مہینہ کے اندر سماعت شروع کرنے کا پابند ہوگا۔

(۸) کوئی سرکاری ملازم جمعیۃ علماء اسلام کا عہدیدار نہیں بن سکتا۔

دفعہ نمبر ۸: مجالس شوریٰ:

(۱) ہر سطح کا امیر اپنی مجلس عمومی ہی سے چند صائب الرائے حضرات کو اپنے مشورہ کے لیے نامزد کرے گا۔ جن کی تعداد بشمول عہدیداران زیادہ سے زیادہ ۴۵ ہوگی۔

(۲) امیرِ مجلس شوریٰ نامزد کرتے وقت خیال رکھیں گے کہ ان کی مجلس شوریٰ ضلع میں ۱/۴ علماء دین، صوبہ اور مرکز میں ۱/۲ حصہ علماء کا ہونا ضروری ہوگا۔ اگر کسی ضلع میں علماء کی تعداد میں کمی ہو تو اس کے لیے مرکز سے خصوصی اجازت حاصل کی جاسکتی ہے۔

تشریح: عالم دین سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے کسی باقاعدہ مدرسہ عربیہ میں یا کسی مستند عالم دین سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو۔ اگر ضرورت پڑے تو ثبوت کے لیے سند فراغت یا کسی ایسے عالم دین کی تصدیق کافی ہوگی جو جمعیۃ کا رکن ہو۔ اس کے بغیر بھی شہرت اور عام مقبولیت کی بنا پر امیر بطور خود تصدیق کر سکے گا۔

دفعہ نمبر ۹: مجالس عاملہ:

(۱) ہر جمعیۃ کی مجلس عاملہ اس کے عہدیداروں پر مشتمل ہوگی۔

(۲) اس ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کے لیے کم از کم بیس ارکان ضروری ہوں گے خواہ چند حلقے ملا کر تشکیل دی جائے۔

(۳) تحصیل کی سطح پر جمعیۃ کے قیام کے لیے ضروری ہوگا کہ اس تحصیل میں کم از کم پانچ ابتدائی جمعیتیں موجود ہوں۔ ورنہ ابتدائی جمعیتوں کا الحاق براہِ راست صوبہ سے ہوگا۔

(۴) ہر جمعیۃ کا امیر ماتحت جمعیۃ کے عہدیداروں اور ارکان کے خلاف حسب ضرورت کارروائی کرسکتا ہے اور اس فیصلے کے خلاف اپیل ایک ماہ کے اندر امیر بالا کے پاس کی جاسکتی ہے۔

(۵) کوئی جمعیۃ اگر ضروری سمجھے تو ملک یا علاقہ کے سربرآوردہ علماء یا صلحاء میں سے ایک یا اس سے زائد، حسب ضرورت، سرپرست مقرر کرسکتی ہے جن سے غیر معمولی امور میں مشورہ کیا جاسکے اور یہ سرپرست اس سطح کی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے رکن متصور ہوں گے۔

(۶) مجلس عمومی، خفیہ پرچی (بیلٹ پیپر) کے ذریعہ آزادانہ رائے سے امیر و ناظم عمومی منتخب کرے گی۔ باقی عاملہ امیر و ناظم عمومی، باہم مشورہ سے نامزد کریں گے۔ مرکز و صوبہ میں نصف تعداد علماء کرام کا ہونا ضروری ہے۔

(۷) ہر سطح پر جمعیۃ کی مجلس عمومی کا کوئی رکن کسی بھی عہدیدار کے خلاف ایک تہائی ارکان کے دستخطوں کے ساتھ عدم اعتماد کی تحریک پیش کرسکتا ہے، البتہ اس کی منظوری دو تہائی ارکان کی اکثریت سے ہوگی۔

(۸) ماتحت جمعیۃ کے کالعدم ہونے کی صورت میں کالعدم عاملہ کا امیر بالائی جمعیۃ کو آگاہ کرے گا۔ بالائی جمعیۃ دو ماہ کے اندر ماتحت جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس بلائے گی اور اپنی نگرانی میں ماتحت جمعیۃ کی مجلس عاملہ کا انتخاب کرائے گی۔ مرکزی جمعیۃ کے کالعدم ہونے کی صورت میں مرکزی امیر خود بخود ناظم انتخاب بن جائے گا جو دو ماہ کے اندر مجلس عمومی بلا کر نئے انتخابات کرائے گا۔

دفعہ نمبر ۱۰: نصاب:

تمام مجالس عمومی، مجالس شوریٰ اور مجالس عاملہ کے لیے کم از کم ۳-۱ ارکان کی حاضری ضروری ہے۔ ملتوی شدہ اجلاس کے لیے یہ شرط نہ ہوگی۔

دفعہ نمبر ۱۱:

(۱) تمام تشکیلات میں جدید انتخاب کے وقت مجلس عمومی کا اجلاس موجودہ امیر یا اس کی عدم موجودگی میں نائب امیر کی صدارت میں شروع ہوگا۔ نئے امیر کے انتخاب کے بعد تمام کاروائی ان کی صدارت میں ہوگی۔

(۲) نچلی سطح کا امیر یا ناظم عمومی اگر بالائی سطح کا امیر و ناظم عمومی منتخب ہو جائے تو اس کا نچلی سطح کا عہدہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔

دفعہ نمبر ۱۲: مجلس عمومی کے فرائض و اختیارات:

(۱) ہر سطح کی جمعیۃ کی مجلس عمومی اس جمعیۃ کا سب سے زیادہ با اختیار ادارہ ہوگا۔

(۲) مجلس عمومی کے سامنے عاملہ و مجلس شوریٰ جواب دہ ہوں گی اور اس کے فیصلے سب پر حاوی ہوں گے۔

(۳) مرکزی مجلس عمومی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی انجام دہی کے لیے موقف، پالیسی اور طریق کار متعین کرے گی۔

(۴) مرکزی مجلس عمومی ہی دستوری دفعات کے وضع کرنے اور اس میں ترمیم، تنسیخ کی مجاز ہوگی۔

(۵) مجالس کے فیصلے سادہ اکثریت سے ہوں گے، البتہ دستوری دفعات کی ترمیم و تنسیخ کے لیے مرکزی مجلس عمومی کے ۲/۳ ارکان کی اکثریت لازم ہوگی۔

(۶) مجلس عمومی جمعیۃ کے بجٹ کا اجراء کرے گی اور سال گزشتہ کے حسابات کی منظوری دے گی۔

(۷) مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس سال میں کم از کم ایک بار، صوبائی مجلس عمومی کا چھ

ماہ میں ایک بار اور ضلعی مجلس عمومی کا چار ماہ میں ایک بار، تحصیل مجلس عمومی کا تین ماہ میں ایک بار اور ابتدائی جمعیۃ کی مجلس عمومی کا مہینے میں ایک بار ہونا لازمی ہوگا۔

(۸) مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ڈیڑھ سال تک، صوبائی مجلس عمومی کا ایک سال تک اور ضلعی مجلس عمومی کا چھ ماہ تک، تحصیل مجلس عمومی کا اجلاس چار ماہ تک اور ابتدائی جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس ۲ ماہ طلب نہ کرنے کی شکل میں اس سطح کی مجلس عاملہ کالعدم ہو جائے گی۔ کسی بھی سطح کی عاملہ کے کالعدم ہونے کی صورت میں بالائی جمعیۃ ناظم انتخاب مقرر کرے گی جو دو ماہ کے اندر انتخاب کرائے گا۔

(۹) مرکزی وصوبائی مجلس عمومی کے معمول کے اجلاسوں کی تاریخ انعقاد سے کم از کم ایک ماہ قبل اور ضلعی مجلس عمومی کے اجلاسوں کی تاریخ انعقاد سے ۱۵ یوم قبل تحصیل مجلس عمومی کے اجلاسوں کے انعقاد سے ۱۰ یوم قبل جبکہ ابتدائی جمعیۃ کے مجلس عمومی کے اجلاسوں کے انعقاد سے ۵ یوم قبل ناظم عمومی ہر رکن کے پاس تحریری اطلاع نامہ بھیجے گا، جس میں وقت، مقام اجلاس، تاریخ اور پیش نامہ (ایجنڈا) درج ہوگا۔

(۱۰) اگر ایک تہائی ارکان کے دستخطوں سے انعقاد اجلاس کا تحریری مطالبہ ناظم عمومی کے پاس بھیجا جائے تو مجلس عمومی کا خصوصی اجلاس انہی ارکان کے پیش کردہ ایجنڈے کے مطابق طلب کرلیا جائے گا۔ اس اجلاس کا پیش نامہ تاریخ اجلاس سے کم از کم پندرہ دن قبل جاری ہو جائے گا، البتہ ہنگامی اجلاس

میں اگر امیر جمعیۃ چاہے تو کم مدت میں بھی اجلاس طلب کیا جاسکتا ہے، لیکن وقت اگر اس کی گنجائش نہیں رکھتا تو مجلس شوریٰ کا اجلاس بلا کر فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر کوئی رکن تجویز پیش کرنا چاہے تو اسے ناظم عمومی کے پاس دس دن قبل مع عبارت تجویز بھیج دینا ضروری ہوگا۔ امیر فوری طور پر ضرورتاً کوئی تجویز پیش کرنے کی اجازت بھی دے سکتا ہے۔

(۱۱) مرکزی مجلس عمومی کی سالانہ فیس رکنیت ایک سو روپے، صوبائی کی پچاس روپے، ضلعی کی پچیس روپے اور تحصیل کے لیے بیس روپے جبکہ ابتدائی مجلس عمومی کے لیے دس روپے ہوگی۔

دفعہ نمبر ۱۳: فرائض واختیارات مجلس شوریٰ:

(۱) مجلس شوریٰ پیش آمدہ معاملات میں اپنے امیر کی مشیر ہوگی۔

(۲) مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر جب چاہے بلا سکے گا، البتہ چھ ماہ میں ایک بار ہونا ضروری ہوگا۔

(۳) امیر مجلس شوریٰ کے ارکان کی نامزدگی یوم انتخاب سے ایک مہینے کے اندر کریں گے اور یہ نامزدگی پانچ سال کے لیے ہوگی۔

(۴) مجلس شوریٰ کے سامنے مجلس عاملہ جوابدہ ہوگی اور اس کے فیصلے مجلس عاملہ پر حاوی ہوں گے۔

(۵) مجلس شوریٰ کے ارکان پر لازم ہوگا کہ وہ مجلس کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوں۔ اگر کوئی رکن مجلس شوریٰ کے مسلسل دو اجلاسوں میں شریک نہ ہوگا تو امیر اس کو عذر پیش کرنے کا موقع دے گا اور معقول عذر پیش نہ کرنے

اور تیسرے اجلاس میں شریک نہ ہونے کی صورت میں اس کا نام خود بخود رکنیت سے خارج ہو جائے گا۔ اگر وہ رکن عہدیدار ہوگا تو اس کا عہدہ بھی ختم ہو جائے گا۔

دفعہ نمبر ۱۴: فرائض و اختیارات مجلس عاملہ:

(۱) جمعیۃ کے پروگرام کی تکمیل اور اس کی پالیسی و ماتحت جمعیتوں کی کارکردگی کی نگرانی۔

(۲) مجلس عاملہ کا کوئی رکن مجلس عاملہ کے مسلسل تین اجلاسوں میں شریک نہیں ہوگا تو امیر اس سے جواب طلبی کرے گا اور اگر وہ رکن معقول عذر پیش نہ کرے تو اس کا عہدہ ختم ہو جائے گا۔

دفعہ نمبر ۱۵: امیر کے فرائض و اختیارات۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا امیر پورے نظام کا قائد اور نگران ہوگا۔

(۲) امیر مجلس عمومی، مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاسوں کی صدارت کرے گا اور ان کی عدم موجودگی میں کوئی نائب امیر یہ فرائض سرانجام دے گا اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے امیر اور کوئی نائب امیر موجود نہ ہو اور اجلاس باضابطہ بلایا گیا ہو تو ایسی صورت میں مجلس حاضرین میں سے کسی کو اجلاس کی صدارت کے لیے منتخب کر کے اجلاس جاری رہے گا۔

(۳) امیر کی علالت یا غیر موجودگی میں عارضی طور پر نائب امیر اول قائم مقام امیر ہوگا۔

(۴) اگر کسی وقت امیر کے استعفاء یا کسی دوسری وجہ سے عہدہ امارت خالی ہو تو

نائب امیر اول، تا انتخاب امیر قائم مقام امیر شمار ہوگا۔ اس صورت میں امیر کا انتخاب چھ ماہ کے اندر ضروری ہوگا۔

(۵) امیر اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کام کرے گا اور وہ تمام اہم معاملات جو مختلف فیہا ہو سکتے ہیں یا جن سے جمعیۃ کی پالیسی پر اثر پڑ سکتا ہے۔ مجلس شوریٰ میں طے ہوں گے اور فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔

(۶) جن معاملات میں ارکان مجلس شوریٰ کی رائے برابر ہوگی۔ ان میں آخری فیصلے کا اختیار امیر کو ہوگا۔

(۷) کسی ماتحت جمعیۃ کو توڑنا یا الحاق کرنا جمعیۃ کی تمام املاک کی حفاظت اور جمعیۃ کے مفاد کے لیے ان میں تصرف کرنا۔

(۸) جمعیۃ کے بیت المال کو جمعیۃ کے مفاد کے لیے مجلس عاملہ کے مشورہ سے صرف کرنا۔

(۹) مجلس شوریٰ کے ارکان کو حسب دستور نامزد کرنا۔

(۱۰) بعض اہم مسائل میں مجلس شوریٰ کی بحثوں میں بعض غیر رُکن حضرات کو شرکت کی دعوت دینا جو متعلقہ مسائل میں خاص بصیرت رکھتے ہوں۔

(۱۱) کسی ماتحت امیر، عہدیدار، رکن مجلس شوریٰ یا رکن جمعیۃ کو معزول کرنا جو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد میں وفادار ثابت نہ ہو۔

(۱۲) امیر اپنی مجلس عاملہ کے نامزد ارکان یا کسی رکن شوریٰ کو اپنی مجلس شوریٰ سے منظوری لینے کے بعد اپنے عہدے سے سبکدوش کر سکتا ہے۔

(۱۳) اہم امور میں اپنی صوابدید کے مطابق کسی سے خط و کتاب یا گفت و شنید کرنا

اوران کے بارے میں مجلس عاملہ کے مشورہ سے کوئی اعلان جاری کرنا۔

(۱۴) نظماء وعمال دفتر کے کام کی نگرانی کرنا اور شکایتوں کی سماعت کرنا۔

(۱۵) نائب امراء میں حسب صوابدید فرائض کو تقسیم کرنا اوران میں درجات قائم کرنا۔

(۱۶) ماتحت تنظیموں کے تنازعات نمٹانا۔

(۱۷) اگرکسی سطح کے عہدیدار جمعیۃ کے امور میں سستی اور کاہلی سے کام لیں اور بالائی جمعیۃ کی ہدایت کی پروانہ کریں تو ایسی صورت میں امیر بالا کام چلانے کی غرض سے دوسرے قائم مقام عہدیداروں کی نامزدگی کرسکتا ہے۔

(۱۸) نائب امیر سپرد شدہ امور کوسرانجام دے گا۔

(۱۹) اگرکوئی جمعیۃ مقررہ وقت کے اندر بالائی جمعیۃ کے لیے نمائندوں کے چناؤ سے قاصر رہے تو امیر بالا کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے اس جمعیۃ کے نمائندے نامزد کرے۔

دفعہ نمبر۱۶: ناظم عمومی کے فرائض واختیارات:

(۱) جمعیۃ کی طرف سے طے شدہ امور پر عملدرآمد کرنا اور ماتحت جمعیتوں کی کارکردگی کی دیکھ بھال کرنا۔

(۲) ماتحت جمعیتوں کو مجلس عاملہ کے فیصلوں کی اطلاع دینا۔

(۳) دفتر اور اس سے متعلق تمام کاغذات کو باقاعدگی سے رکھنا۔تمام فیصلوں کا ریکارڈ رکھنا اور امیر سے ان کی توثیق کرانا۔

(۴) مجالس کے اجلاس کے لیے امیر کی ہدایت کے مطابق حسب ضابطہ پیش نامہ

جاری کرنا۔

(۵) دفتر کے عملہ اور ملازمین کی نگرانی کرنا۔

(۶) ناظم عمومی کو تنخواہ دار ملازمین کے تقرر، تنزّل، تعطل، برخاستگی اور رخصت وغیرہ کا اختیار ہوگا اور اس کی توثیق امیر سے کرائی جائے گی۔

(۷) مختلف شعبہ جات بمشورہ امیر تحریراً ناظموں میں تقسیم کرنا اور مفوضہ شعبہ جات کی نگرانی کرنا۔

(۸) حسب ضرورت مختلف شعبہ جات کے انچارج مقرر کرنا اور تحریراً ان کے فرائض متعین کرنا۔

(۹) ماتحت ملازمین اور کارکنوں میں تقسیم کرنا اوران کے کاموں کی نگرانی کرنا۔

(۱۰) تمام ماتحت مجالس کی نگرانی کرنا اوران کی کارگذاری سے امیر کو مطلع کرنا۔

دفعہ نمبر ۱۷: نظماء کے فرائض واختیارات:

(۱) اگر ناظم ایک سے زائد ہوں تو ان میں درجات کی ترتیب ہوگی جس کا تعین ناظم عمومی کریں گے۔

(۲) ناظم سپرد شدہ ذمہ داریوں کو سرانجام دے گا اور ناظم عمومی کی عدم موجودگی میں نظماء بالترتیب قائم مقام ناظم عمومی کے فرائض سرانجام دیں گے۔

دفعہ نمبر ۱۸: نظم مبلغین:

چونکہ جمعیۃ کا اہم مقصد ترویج واشاعت دین اسلام ہے جو کہ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد میں درج ہے۔اس لیے جمعیۃ ہر ضلع میں اپنے مبلغین مقرر کرسکتی ہے اوران کا تقرر جو جمعیۃ کرے گی، وہی ان کے اخراجات اور نگرانی کی ذمہ دار ہوگی۔

فرائض مبلغین:

مبلغین جماعت کے اغراض ومقاصد کی اشاعت اور دینی احکام کی ترویج و اشاعت کے لیے مفوضہ علاقہ کا دورہ کریں گے۔ ان کا پروگرام متعلقہ جمعیۃ' مشورہ سے طے کرے گی۔

دفعہ نمبر ۱۹: فرائض واختیارات ماتحت مجالس وعہدیداران:

(ا) ماتحت مجالس کو اپنے مقامی مصارف کے لیے ماہانہ' ہنگامی، سالانہ اور یکشمت چندہ جمع کرنے کا حق حاصل ہوگا' مگر یہ چندہ ان رسید بکوں پر وصول کیا جائے گا جو مرکزی دفتر کی طرف سے جاری ہوں گی۔ ہر جمعیۃ کے پاس اندراج حسابات ودیگر ضروریات کے لیے درج ذیل رجسٹروں اور فائلوں کا ہونا ضروری ہے:

۱- رجسٹر آمد وخرچ ۲- رجسٹر اندراج ممبران

۳- رجسٹر اندراج ماہانہ چندہ ۴- رجسٹر اندراج خط وکتابت

۵- رجسٹر کارروائی مجالس ٦- فائل برائے نقول وریکارڈ خط وکتابت

۷- رجسٹر برائے کٹنگ اخبارات ۸- رجسٹر برائے اندراج اشیاء مملوکہ

۹- رجسٹر چارج جس میں سابق ناظم سے چارج لے کر اشیاء کا اندراج کیا جائے۔

۱۰- فائل برائے ریکارڈ اخباری بیانات

۱۱- فائل برائے رسیدات اخراجات

۱۲- (الف) رجسٹر برائے معائنہ جس میں بالائی جمعیۃ کے عہدیدار معائنہ کے بعد تاثرات کا اندراج کریں گے۔

(ب) جدید ناظم چارج لیتے وقت جو اشیاء وصول کرے، اس کی ایک ایک نقل بالائی جمعیتوں کو بھیج دے گا- ہر جمعیۃ اپنے سے بالائی دفتر کو ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ارسال کرے گی اور اسی طرح ہر جمعیۃ اختتام سال پر ایک روائیداد مرتب کر کے صوبائی دفتر کو روانہ کرے گی جس میں سال بھر کی کارگزاری، کل آمد و خرچ اور دوران سال تبلیغی کاموں کی کیفیت اور اس کے نتائج درج ہوں گے- ہر مقامی محاسب جمعیۃ کے حسابات کی پڑتال کر کے ہر تین ماہ کے بعد رپورٹ مرتب کر کے اپنے بالائی دفتر میں روانہ کرے گا- حسابات کا آغاز یکم محرم سے ہوگا-

(ج) کوئی ناظم مالیات دستور کے خلاف نہ خود رقم خرچ کر سکتا ہے، نہ ہی کسی کو رقم خرچ کرنے کی اجازت دے سکتا ہے جب تک اس کے مجاز ہونے کی قانوناً تصدیق نہ ہو جائے-

(د) ماتحت مجالس اپنی ہی مجلس عمومی میں ایسے ذیلی قوانین وضع کر سکتی ہیں جن سے جمعیۃ کے کام کو خوش اسلوبی سے چلایا جا سکے، بشرطیکہ دستور جمعیۃ کی کسی دفعہ پر اثر انداز نہ ہو-

دفعہ نمبر ۲۰: شعبہ مالیات:

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کی آمدنی کی مدات حسب ذیل ہوں گے-

(۱) ابتدائی فیس رکنیت کی رقم پچاس فیصد مرکز کی، پچیس فیصد صوبہ کی اور پچیس فیصد ضلع کی ہوگی-

(۲) مرکزی مجلس عمومی کا ہر رکن ماہوار چندہ پچاس روپے، صوبائی مجلس عمومی کا ہر

رکن ماہوار چندہ پچیس روپے، ضلع مجلس عمومی کا ہر رکن ماہوار بیس روپے، تحصیل مجلس عمومی کا ہر رکن ماہوار پندرہ روپے اور ہر ابتدائی رکن ماہوار دس روپے جماعت کو ادا کرے گا۔

(۳) مرکزی مجلس عاملہ وشوریٰ کا ہر رُکن ماہوار سو روپے صوبائی عاملہ اور شوریٰ کا ہر رُکن ماہوار پچاس روپے، ضلعی مجلس عاملہ اور شوریٰ کا ہر رُکن ماہوار پچیس روپے اور تحصیل کی عاملہ اور شوریٰ کا ہر رُکن ماہوار پندرہ روپے جماعت کو ادا کرے گا۔

نوٹ: کوئی رکن کسی بالائی سطح کی جماعت کو ماہوار چندہ ادا کرنے کی صورت میں ماتحت جماعت کو چندہ دینے کا پابند نہیں ہوگا۔

(۴) خصوصی عطیات

(۵) وہ آمدنی جو کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا کسی سامان کی فروخت یا اس کے کرایہ سے وصول ہو۔

(۶) وہ آمدنی جو جمعیۃ کے کسی اجلاس کے سلسلہ میں وصول ہو۔

(۷) زکوٰۃ، عشر و دیگر صدقات و واجبات و قیمت چرمہائے قربانی۔

(۸) ہنگامی چندہ

دفعہ نمبر ۲۱: ناظم مالیات کے فرائض و اختیارات:

(۱) ناظم مالیات شعبہ مالیات کا نگران ہوگا۔ چندہ جمع کرنا، آمد و خرچ کا مکمل ریکارڈ رکھنا، اس کی سالانہ جانچ پڑتال کرانا اس کے ذمہ ہوگا اور مالیات کے جملہ امور کے بارہ میں مجلس عاملہ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

(۲) رقوم کی وصولی اور خزانہ میں جمع کرانا۔ امیر، ناظم عمومی اور ناظم مالیات میں

سے کسی دو کے دستخطوں سے بنک سے رقم نکلوانا۔

(۳) مرکزی ناظم مالیات بیس ہزار، صوبائی ناظم مالیات دس ہزار اور ضلعی ناظم مالیات پانچ ہزار روپے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

(۴) بنک کا حساب کتاب ناظم مالیات کے پاس ہوگا۔

(۵) ہر ابتدائی رکن دس روپے سالانہ دینے کا پابند ہوگا۔ جس میں سے پچاس فیصد مرکز، پچیس فیصد صوبہ اور پچیس فیصد ضلع کو ملے گا اور اس فنڈ کی وصولی کا انتظام ہر درجہ کے امیر، ناظم عمومی اور ناظم مالیات کی ذمہ داری ہوگی۔

(۶) ہر بالائی جمعیۃ مذکورہ رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں ماتحت جماعتوں کے خلاف تادیبی کارروائی کر سکتی ہے۔

دفعہ نمبر ۲۲: مالیات کی وصولی اور اس کی حفاظت کا انتظام:

(۱) ہر درجہ کی جمعیۃ آمدنی کے ذرائع پر غور کرے گی۔

(۲) آمدنی کی وصولی کے لیے مناسب انتظام کرے گی اور اس کے لیے محصل بھی مقرر کر سکے گی۔

(۳) ہر بالائی جمعیۃ اپنی ماتحت جمعیۃ کی مالی حیثیت کے لحاظ سے بالائی جمعیۃ کے لیے کوئی رقم ماہوار یا سالانہ مقرر کرے گی اور اس سلسلہ میں بالائی امیر کی بات قطعی تصور کی جائے گی۔

(۴) امدادی رقوم مرکزی جمعیۃ کی رسیدات پر وصول کی جائیں گی اور یہ رسیدات ہر بالائی جمعیۃ کی وساطت سے ماتحت جمعیتوں کو ملیں گی۔ بالائی جمعیتوں پر ان کی نگرانی اور واپسی کی ذمہ داری ہوگی۔

(۵) اگر کوئی جمعیۃ کسی اجلاس یا ہنگامی ضرورت کے لیے چندہ جمع کر کے صرف کرے تو اس کا حساب آمد و خرچ کے رجسٹر میں باضابطہ درج کرے گی۔

دفعہ نمبر ۲۳: مدات مصارف:

(۱) ابتدائی جمعیتیں اپنے پاس جمع شدہ رقوم کو اغراض و مقاصد میں صرف کریں گی جس کا باضابطہ حساب آمد و خرچ کے رجسٹر میں درج کرنا ہوگا اور اخراجات کی باقاعدہ رسیدوں کا ایک الگ فائل میں ریکارڈ رکھنا ہوگا۔

آمد و خرچ کا حساب ہر تین ماہ بعد پانچ تاریخ تک ضلعی دفتر کو بھیجنا ضروری ہوگا۔ ضلعی آمد و خرچ کا سہ ماہی گوشوارہ ہر تیسرے ماہ کی دس تاریخ تک صوبائی دفتر کو اور صوبائی جمعیۃ ۱۸ تاریخ تک مرکزی دفتر کو ارسال کرے گی

(۲) ہر سطح کی جمعیۃ کا کوئی عہدیدار جماعتی مقاصد کے لیے سفر کرے یا دو۔ ہ کرے تو اس کے اخراجات سفر اسی جمعیۃ کے خزانہ سے ادا ہوں گے۔

(۳) مرکزی ناظم عمومی مبلغ بیس ہزار روپے ماہانہ اور صوبائی ناظم عمومی دس ہزار روپے ماہانہ اپنے دستخطوں سے صرف کر سکتے ہیں۔ اس سے زائد رقم کے لیے امیر سے اجازت لینا ضروری ہوگا۔

دفعہ نمبر ۲۴: شعبہ نشر و اشاعت:

جمعیۃ کے لٹریچر، اغراض و مقاصد، طریق کار، احکام و ہدایت اور خبروں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کے لیے شعبہ نشر و اشاعت قائم ہوگا جس کے لیے گوشوارہ (بجٹ) میں رقم مخصوص کی جائے گی۔ یہ شعبہ مستقل ایک ناظم کے تحت ہوگا۔ اس شعبہ کے ذمہ اخبارات و رسائل جاری کرنا۔ جمعیۃ کا لٹریچر شائع کرنا، ملکی جرائد کو ہمنوا بنا کر جمعیۃ کے

تبلیغی اور اصلاحی مقاصد میں ان کی حمایت حاصل کرنا ہوگا۔ نفاذ آئین اسلامی کے راستہ میں جو رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہوں ان کی نشاندہی کرنا اور رائے عامہ کو ہموار کرنے میں پوری کوشش کرنا اس شعبہ کے اہم مقاصد ہوں گے۔

دفعہ نمبر ۲۵: نظم دفتر:

دفتر کے لیے ایک مستقل ناظم ہوگا جس کی تحویل میں دفتر کا تمام اثاثہ ہوگا اور اس کے ذمہ مندرجہ ذیل امور ہوں گے۔

آمدہ خطوط و کاغذات کا وصول کرنا' مشورہ طلب امور کا مشورہ کے بعد جواب لکھنا' ضروریات دفتر کی خرید' مطبوعات کی تقسیم' مہمانوں کی خدمت اور ان کی مطلوبہ معلومات بہم پہنچانا' ماتحت مجالس اور عہدیداروں سے رابطہ قائم رکھنا' جمعیۃ کی کارکردگی میں کسی کی سستی نظر آئے تو متعلقہ عہدیداروں کو اس کی اطلاع دینا، دفتر کے عملہ کی نگرانی اور مشاہرات کا تقسیم کرنا' ہدایات اور احکام کو اپنی نگرانی میں تحریر کروا کے متعلقہ اشخاص تک پہنچانا، اخبارات اور مذہبی و سیاسی جماعتوں سے رابطہ رکھنا۔

دفعہ نمبر ۲۶: تنظیم انصار الاسلام:

رضاکارانہ تنظیم' جماعتوں کی روح تصور کی جاتی ہے۔ اس لیے نظام اسلام کو بروئے کار لانے کے لیے انصار الاسلام کی تنظیم بے حد لازمی ہے جس کے لیے درج ذیل ضوابط طے کیے گئے ہیں۔

(۱) ہر مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ مستعد اور باہمت نوجوان جو جمعیۃ علماء اسلام کا رکن ہو' انصار الاسلام کا رکن بن سکے گا۔

(۲) انصار الاسلام کا نظام جمعیۃ کے تحت ہوگا' البتہ مرکزی سالار اپنا خاص نظام

تربیت بنا سکے گا جس کی منظوری امیر مرکزیہ بشمول مجلس شوریٰ سے ضروری ہوگی۔

(الف) انصار الاسلام کے عہدیدار حسب ذیل ہوں گے۔

مرکزی سالار	صوبائی سالار
ضلعی سالار	مقامی سالار
تحصیل کا سالار	

(ب) مرکزی، صوبائی اور ضلعی سالار اپنی سہولت کے لیے اپنی صوابدید پر معاونین کا تقرر کر سکیں گے، لیکن یہ معاونین متعلقہ مجلس عاملہ کے رکن نہیں ہوں گے۔

(۳) انصار الاسلام کی وردی حسب ذیل ہوگی۔

خاکی رنگ کی دو پاکٹوں والی قمیص اور شلوار، گرم کپڑے کی گول خاکی ٹوپی جس پر دھاری دار بیج ہوگا اور سیاہ رنگ کا جوتا۔

(۴) تربیت یافتہ رضا کاروں کے لیے پٹی دہری ہوگی۔

(۵) انصار الاسلام کے بیج پر خواہ کپڑے کا ہو یا کسی اور چیز کا عہدہ اور حلقہ بھی درج ہوگا۔

(۶) کسی سطح پر انصار الاسلام اپنی فوری ضرورت کے لیے رقم جمع کرنا چاہیں تو متعلقہ امیر کی اجازت سے کر سکتے ہیں، بشرطیکہ جمعیۃ علماء اسلام کی رسید بکوں پر وصول کر کے مقامی خزانے میں جمع کرانے کے بعد آمد و خرچ کا باضابطہ حساب رکھا جائے۔

(۷) ، ہر سطح کا سالار ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنی کارکردگی کی رپورٹ اپنی سطح کے

امیر کو پیش کرے گا۔

(۸) ہر اجتماع اور کانفرنس کے موقع پر اس کی نوعیت کے مطابق ابتدائی، تحصیل، ضلعی یا صوبائی رضا کار اجتماع میں اجتماع کے ذمہ دار حضرات کے مشورہ سے شریک ہوں سکیں گے۔

(۹) انصار الاسلام کے ہفتہ وار، ماہوار، سہ ماہی، ششماہی اجتماعات اور باہمی تبادلہ خیالات وترتیب کے لیے بالائی سالار ہدایات جاری کر سکیں گے۔

(۱۰) اجتماعات یا خاص مواقع پر فرائض کی انجام دہی کے وقت کوئی ماتحت سالار یا رضا کار فرائض سے غفلت برتتے ہوئے پایا جائے گا تو اس موقع کا نگران یا بالائی سالار اس سالار یا رضا کار کو معطل کر سکے گا اور اس کی جگہ ذمہ داری کسی بھی دوسرے سالار یا رضا کار کو سونپ سکے گا اور اس کی اطلاع اس سطح کی جمعیۃ کے امیر کو دے گا جو واقعہ کی تحقیق کے بعد اسے بحال یا سبکدوش کر سکے گا۔

دفعہ نمبر ۲۷: پرچم:

جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم سفید اور سیاہ دھاریوں والا ہوگا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہوگی۔

پرچم ساڑھے چار فٹ لمبا اور تین فٹ چوڑا ہوگا۔ جس میں کل نو دھاریاں ہوں گی۔ پانچ پانچ انچ کی پانچ سیاہ دھاریاں اور اڑھائی انچ کی چار سفید دھاریاں ہوں گی۔ اوپر اور نیچے کی دھاریاں سیاہ اور درمیان والی دھاریاں سفید ہوں گی۔

دفعہ نمبر ۲۸: مجلس فقہی:

(۱) جید علماء کرام پر مشتمل مجلس فقہی ہوگی جس کے کم از کم پانچ ارکان ہوں گے۔ یہ مجلس براہ راست امیر کے ماتحت ہوگی۔

(۲) اس کے تین درجات ہوں گے۔ مرکزی، صوبائی، اور ضلعی۔

(۳) مجالس فقہی کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ شرعی امور میں اپنی سطح کی جمعیۃ کی رہنمائی کرے۔

(۴) مجالس فقہی کا اجلاس بلانا اور ان کے سامنے مسائل پیش کرنا نظماء عمومی کی ذمہ داری ہوگی۔

(۵) مجالس فقہی کے کام کی رپورٹ نظماء عمومی مجالس شوریٰ کے معمول کے اجلاسوں میں پیش کریں گے۔

(۶) مجالس فقہی کی تشکیل اور اس میں تبدیلی کا اختیار مجالس عاملہ کو ہوگا۔

دفعہ نمبر ۲۹: انتخابی بورڈ:

(۱) مرکزی مجلس عاملہ مرکزی انتخابی بورڈ، صوبائی مجلس عاملہ، صوبائی انتخابی بورڈ اور ضلعی مجلس عاملہ ضلعی انتخابی بورڈ ہوگا۔

(۲) سینٹ اور قومی وصوبائی اسمبلی کے اُمیدواروں کی حتمی نامزدگی مرکزی انتخابی بورڈ، مرکزی مجلس عاملہ کرے گا۔ مرکزی انتخابی بورڈ امیدواروں کی نامزدگی کے لیے صوبوں سے سفارشات طلب کرے گا۔ اگر صوبائی انتخابی بورڈ (صوبائی مجلس عاملہ کی سفارشات پر کسی کو اعتراض ہوگا تو براہ راست مرکزی بورڈ سے رجوع کرسکتا ہے۔

(۳) بلدیاتی انتخابات کے لیے میئر کارپوریشن، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل، تحصیل کونسل، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی کے اُمیدواروں کی نامزدگی کا حتمی فیصلہ صوبائی انتخابی بورڈ (صوبائی مجلس عاملہ) کرے گا اور ضلعی انتخاب بورڈ ضلعی مجلس عامہ اُمیدواروں کی تجاویز اور ترتیب صوبائی انتخابی بورڈ کو بھجوائے گا۔ یونین کونسل کے لیے اُمیدواروں کا حتمی فیصلہ ضلعی انتخابی بورڈ (ضلعی مجلس عاملہ) کرے گا۔ جبکہ یونٹ/یونین کونسل کی مجلس عاملہ اُمیدواروں کی ترتیب اور تجاویز ضلعی انتخابی بورڈ کو بھجوائیں گے۔ ضلعی انتخابی بورڈ کے فیصلے کے خلاف صوبائی انتخابی بورڈ کو اور صوبائی انتخابی بورڈ کے فیصلے کے خلاف مرکزی انتخابی بورڈ کو نظر ثانی کی اپیل کی جا سکے گی۔

(۴) مجلس عاملہ کا کوئی رکن اگر کسی سطح کا اُمیدوار ہوگا تو اپنے حلقۂ انتخاب کے فیصلہ کے وقت بورڈ کے اجلاس میں شریک نہیں ہوگا۔

یادداشت